بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل لاہور

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ...

تار کا پتہ ... الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم یکشنبہ
ہفتہ وار نمبر
۲۲ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
ماہوار ۲ ½

فی پرچہ ۲ ½ روپے

جلد ۳۹/۵ | ۲۳ فتح ۱۳۳۰ھش | ۲۳ دسمبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۹۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ دسمبر (بذریعہ تار) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نزلہ اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

لنڈن میں آتشزنی کا حادثہ

لنڈن ۲۲ دسمبر۔ آج یہاں آتشزنی کے ایک خوفناک حادثہ میں دو آگ بجھانے والے ہلاک ہو گئے۔ بائیس آدمی ہسپتال میں داخل ہیں۔

اسلام کے ہمہ گیر اصول ہی دنیا کو ہولناک تباہی سے بچا سکتے ہیں

پنجاب یونیورسٹی میں ہز ایکسی لینسی برہان الدین جاپاہ کا خطبہ تقسیم اسناد

لاہور ۲۲ دسمبر۔ پاکستان میں سیلون کے ہائی کمشنر ہز ایکسی لینسی برہان الدین جاپاہ نے آج صبح پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں خطبہ دیتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ معاشرتی انصاف رواداری اور مساوات کے اسلامی اصول ہی دنیا کو ہولناک تباہی سے بچا سکتے ہیں۔ آپ نے کہا بسا اوقات یہ سوال کیا جاتا ہے کہ غلط کاروں اور ناانصافیوں کے موجودہ دور میں کوئی ایسا نظام حیات بھی پیش کیا جا سکتا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر دنیا مغربی تہذیب کی ہلاکت آفرینیوں سے نجات حاصل کر سکے۔ اس کا جواب اسلامی نظام حیات میں موجود ہے۔ یونیورسٹی کی اعلیٰ تعلیم سے فراغت حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا تم ایک اسلامی مملکت کے شہری ہو۔ تمہارا فرض ہے کہ تم دنیا کی رہنمائی کے لئے آگے بڑھو اور زمانہ کی ترقی کو ان اخلاقی قیود کا پابند بنا دو جو اسلام نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے پیش کی تھیں۔ تم موجودہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلام کی تعلیمی اور روحانی اقدار سے پوری طرح مسلح ہو اور ان اقدار سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت بھی رکھتے ہو۔

آخر میں آپ نے انہیں توجہ دلائی کہ وہ اس مقصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں جس کیلئے قائداعظم نے پاکستان قائم کیا۔ آپ نے کہا وہ مقصد یہی ہے کہ اسلامی طرز حکومت اور اسلامی طرز زندگی کو رائج کر کے ایک ایسے نظام کی بنیاد ڈالی جائے جو انسانیت کو تباہی سے بچا سکے۔

آپ نے امید ظاہر کی کہ پاکستان کا تعلیم یافتہ طبقہ پاکستان کے مشن کو پورا کرنے میں اپنے قائدین کی طرح ہمہ تن مصروف رہیگا اور اس وقت تک دم نہ لے گا جب تک کہ وہ پوری پوری کامیابی حاصل نہ کر لے۔

یونیورسٹی کا یہ ۶۷ واں جلسہ تقسیم اسناد یونیورسٹی کے چانسلر گورنر پنجاب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر کی صدارت میں منعقد ہوا تھا جس میں کامیاب طلباء اور سکالرز کو ڈگریاں عطا کرنے کے علاوہ ہز ایکسی لینسی برہان الدین جاپاہ کو بھی ان کی بلند پایہ لیاقت اور اعلیٰ خدمات کے اعتراف کے طور پر ڈاکٹر آف لٹریچر کی اعزازی ڈگری دی گئی۔ (باقی صفحہ ۴ پر)

پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں ایک احمدی خاتون نے تین انعام حاصل کئے

لاہور ۲۲ دسمبر آج پنجاب یونیورسٹی کے ۶۷ ویں جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کے موقعہ پر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی ہیڈ مسٹریس مکرمہ امۃ الرحمٰن عمر صاحبہ نے ایم۔ اے (عربی) کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کی وجہ سے دو طلائی تمغے ایک نقرئی تمغہ اور دو صد روپے نقد بطور انعام حاصل کئے۔ آپ امسال ایم اے کے امتحان میں نہ صرف فسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئیں۔ بلکہ یونیورسٹی بھر میں اول بھی قرار پائیں۔ آپ کامیاب ہونے والی ان چند خواتین میں سے ایک تھیں جنہوں نے اس مخلوط مجلس میں اسلامی شعار کی پابندی کر کے دوسری مسلمان طالبات کے لئے مثال قائم کر دکھائی۔ جب سیاہ برقع میں ملبوس آپ یونیورسٹی کے چانسلر گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر سے انعامات لینے ڈائس پر تشریف لائیں تو اسلامی شعار کی پابندی کے زیر اثر تمام ہال تحسین و آفرین کی بادغار اور دھیمی آوازسے گونج اٹھا۔ آپ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔ آپ کے حاصل کردہ انعامات کی تفصیل حسب ذیل ہے:- (۴)

(۴) ۱۔ خلیفہ محمد حسن علی گولڈ میڈل
۲۔ سر میکلوڈ گولڈ میڈل معہ نقد انعام دو صد روپیہ
۳۔ ایف ایس۔ جمال الدین سلور میڈل۔

یاد رہے گذشتہ سال بھی چوہدری وزیر محمد صاحب احمدی نیوز ایجنٹ الفضل کی صاحبزادی امۃ المجید صاحبہ نے ایم۔ اے (عربی) میں اول رہ کر ایسے ہی انعامات اور تمغات حاصل کئے تھے (سٹاف رپورٹر)

جمہوریت کی صحت مند ترقی کیلئے حزب اختلاف کا وجود بھی ضروری ہے

لاہور کے روزناموں کی طرف سے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے اعزاز میں دعوت

لاہور ۲۲ دسمبر۔ آج ایک پارٹی میں وزیر مہاجرین و اطلاعات و نشریات آنریبل ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے پریس کے بارے میں حکومت کی پالیسی واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ حکومت پریس کے تمام حصوں سے خواہ وہ برسر اقتدار پارٹی کے حامی ہوں۔ یا حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہوں تعاون چاہتی ہے۔ اس کے نزدیک تعمیر و ترقی کے تمام منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں پریس کے ہر طبقہ کا تعاون ضروری ہے۔ آپ نے مزید فرمایا جمہوریت کی صحت مند ترقی میں حزب اختلاف بھی ایک اہم پارٹ ادا کرتا ہے۔ یہ پارٹی لاہور کے روزناموں کی طرف سے وزیر موصوف کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ جس میں وزراء پنجاب ہائیکورٹ کے جج صاحبان معززین شہر اور صحافیوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ شرکاء میں نمایاں طور پر ترکی میں پاکستان کے سفیر ہز ایکسی لینسی میاں بشیر احمد وزیر زراعت صوفی عبدالحمید۔ وزیر آبادکاری شیخ فضل الٰہی پراچہ میئر آف لاہور ملک شوکت علی۔ جسٹس محمد جان۔ ڈاکٹر محمد بشیر۔ میاں مظفر احمد ایڈیشنل کمشنر آبادکاری۔ شیخ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ لاہور پروفیسر قاضی محمد اسلم۔ ڈاکٹر محمد یعقوب خاں۔ میاں غلام محمد اختر اور ڈاکٹر عبدالحق پرنسپل ڈنٹل کالج لاہور کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ وزیر موصوف کے اعزاز میں اس پارٹی کا اہتمام لاہور کے حسب ذیل روزناموں کی طرف سے کیا گیا تھا۔ آفاق۔ الفضل۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ احسان۔ امروز۔ مغربی پاکستان پاکستان ٹائمز۔ زمیندار۔ (اسٹاف رپورٹر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

۲۴ دسمبر ۱۹۵۱ء سے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۱ء تک سیالکوٹ سے ربوہ

ڈیزل کار کے اوقات

سٹیشن	آمد	روانگی
سیالکوٹ	-	۱۰ — ۴۵
سمبڑیال	۱۱ — ۹	۱۱ — ۱۲
[illegible]	-	۱۱ — ۳۰
وزیرآباد	۱۱ — ۴۰	۱ — ۱۵
منصور والی	-	۱۲ — ۰
جام کے چیمہ	-	۱۲ — ۱۲
اکال گڑھ	-	۱۲ — ۲۷
حافظ آباد	۱۲ — ۵۲	۱۲ — ۵۵
کالیکے	۱۳ — ۱۵	۱۳ — ۳۰
سکھیکے	-	۱۳ — ۴۵
مڑھ بلوچاں	-	۱۳ — ۵۷
سانگلہ ہل	۱۴ — ۹	۱۴ — ۱۲
سالاروالا	-	۱۴ — ۲۴
چک جھمرہ	۱۴ — ۴۰	۱۴ — ۴۳
برج	۱۴ — ۵۸	۱۵ — ۶
چنیوٹ	۱۵ — ۲۴	۱۵ — ۲۷
ربوہ	۱۵ — ۳۹	۱۵ — ۴۴
لالیاں	۱۳ — ۰	—

نوٹ:- ڈیزل کار اس دن سیالکوٹ کو کھلے وقتوں پر واپس جایا کرے گی تاکہ مندرجہ بالا وقتوں پر دوسرے دن سیالکوٹ سے روانہ ہو۔

صرف ۲۵ دسمبر کو لاہور سے ربوہ تک سپیشل ٹرین کے اوقات

سٹیشن	آمد	روانگی
لاہور	-	۱۴ — ۵۰
بادامی باغ	-	۱۴ — ۵۵
شاہدرہ	۱۵ — ۱	۱۵ — ۴
ہسن کالر	۱۵ — ۲۰	۱۵ — ۳۰
قلعہ ستارشاہ	۱۵ — ۳۷	۱۵ — ۴۵
پیچو کی لسیاں	-	۱۵ — ۵۴
قلعہ شیخوپورہ	۱۶ — ۶	۱۶ — ۱۴
چوہڑ کانہ	۱۶ — ۳۱	۱۵ — ۳۴
بہالیکے	-	-
ڈھابان سنگھ	۱۷ — ۶	۱۷ — ۹
مومن	۱۷ — ۲۱	۱۷ — ۲۴
سانگلہ ہل	۱۷ — ۴۰	۱۷ — ۵۳
ساہیانوالی	۱۸ — ۶	۱۸ — ۱۴
چک جھمرہ	۱۸ — ۳۲	۱۹ — ۰
برج	۱۹ — ۲۱	۱۹ — ۲۴
چنیوٹ	۱۹ — ۴۵	۱۹ — ۵۶
ربوہ	۲۰ — ۱۰	۲۰ — ۲۰
لالیاں	۲۰ — ۴۰	—

(۴)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ منعقد ہوگا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کیلئے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء (بروز بدھ، جمعرات، جمعہ) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب کثرت کے ساتھ اس مبارک تقریب میں شمولیت فرمائیں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام خریدئیے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بزرگان سلسلہ کی کتب بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ سے طلب کریں۔ (مینیجر بک ڈپو ربوہ)

(۱) حقیقۃ الوحی اعلیٰ کاغذ -/-/۸ روپے مجلد -/۸/۹ روپے (۲) حقیقۃ الوحی درمیانہ کاغذ -/-/۶ مجلد -/۸/۷ روپے (۳) براہین احمدیہ حصہ پنجم اعلیٰ کاغذ -/۸/۳ روپے مجلد -/-/۴ روپے (۴) براہین احمدیہ حصہ پنجم درمیانہ کاغذ -/۱۳/۲ روپے مجلد -/۸/۳ روپے (۵) نزول المسیح -/۸/۲ مجلد -/۸/۳ روپے (۶) تحفہ گولڑویہ -/۸/۲ روپے مجلد -/۸/۳ (۷) ازالہ اوہام (۸) فتح اسلام ۶ر مجلد ۱ار (۹) توضیح مرام ۶ر مجلد ۱ار (۱۰) کشتی نوح ۶ر مجلد ۹ر (۱۱) تجلیات الٰہیہ ۴ر (۱۲) ایک غلطی کا ازالہ ۲ر (۱۳) ریویو پر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ۲ر (۱۴) دعوۃ الامیر -/-/۲ روپے مجلد -/۱۲/۳ (۱۵) سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم -/۸/۲ مجلد -/۸/۳ روپے۔ (۱۶) تفسیر قرآن کریم انگریزی حصہ اول -/۲۵ روپے (۱۷) تفسیر قرآن کریم انگریزی حصہ دوم -/۱۰ روپے (۱۸) دیباچہ قرآن کریم انگریزی -/۶ روپے (۱۹) تبلیغی خط ۴ر (۲۰) اسلام اور مذہبی آزادی ۴ر (۲۱) تشریح الزکوٰۃ ۸ر مجلد ۱۲ر

(بک ڈپو تالیف و تصنیف)

خوشخبری

خدا کے فضل سے یومیہ ۱۹۵۲ء اپنی نئی ترتیب۔ نئے اضافے اور نئی معلومات کے ساتھ چھپ چکا ہے۔ اور اس وقت اس کی جلد بندی ہو رہی ہے۔ امید ہے ہفتہ عشرہ تک تیار ہو جائے گا۔ (انشاء اللہ) امراء۔ صدر۔ سکرٹریاں تبلیغ و مبلغین کرام اپنی اپنی ضرورت کے مطابق ابھی سے جلدیں اپنے نام ریزرو کرا لیں۔ قیمت کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

نوٹ:- یاد رہے کہ یومیہ ہر خاص و عام کے لئے نہیں ہے۔ صرف عہدیداران جماعت ہی خرید سکتے ہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

(۵) لائلپور اور سرگودھا کے درمیان روزانہ دو ڈیزل کاریں ۲۴ دسمبر سے ۲۷ دسمبر تک

لائل پور سے پہلی	۷ — ۲۰	ربوہ	۹ — ۴۲
" " دوسری	۱۳ — ۱۰	"	۱۶ — ۲۴
سرگودھا سے پہلی	۱۰ — ۵۰	"	۱۲ — ۲۰
" دوسری	۱۷ — ۱۵	"	۱۸ — ۵۳

(میاں، غلام محمد اختر۔ افسر سپیشل ڈیوٹی لاہور)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۵۱ء

عقلیت اور مذہب

اس وقت دنیا میں دو خیال یا نظریئے کہہ لیجیئے، آپس میں ٹکرا رہے ہیں۔ سرمایہ داری۔ اور اشتراکیت۔ اصل میں سرمایہ داری کوئی نظریہ نہیں ہے۔ یہ ایک حادثہ ہے۔ جو گردش دوراں کے ساتھ وقوع میں آگیا ہے۔ مرور زمانہ سے ایسا ہوا ہے۔ کہ یورپ کے زمانہ احیائے علوم میں مذہب نے خود ساختہ عیسائیت کے روپ میں عقلیت سے شکست فاش کھائی۔ اور قتل ہوگیا۔ عقلیت نے عملی سائنس اور بے خدا فلسفہ کو ترقی دی۔ نیکی اور انسانی ہمدردی کے جو کمزور اور مصنوعی بندھن عیسائیت نے باندھے ہوئے تھے۔ ٹوٹتے چلے گئے۔ خود غرضی نفس پرستی انفرادی جلب منفعت سانپوں کی طرح پیچ پر پیچ مارتے چلے گئے۔ جنہوں نے امتداد زمانہ کے ساتھ خوفناک کوہ پیکر اژدہا کی صورت اختیار کرلی۔

سرمایہ داری اسی اژدہا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ سرمایہ داری سے ہمارا مطلب دولت کی بہتات نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ دولت کا ایسا استعمال ہے۔ جو صرف نفسانیت کے لئے کیا جاتا ہے۔ جس میں عیاشیاں۔ بدکرداریاں اور خود پرستیاں پرورش پاتی ہیں۔ بے شک اصولاً یہ چیزیں دولت کی زیادتی ہی سے ممکن ہوسکتی ہیں۔ مگر دولت کی زیادتی ان کی اصل وجہ نہیں ہے۔ اصل وجہ عقلیت۔ بے خدا عقلیت ہے۔ جس نے یورپ میں متداول مذہب کو قتل کرکے اس کے کعبۂ دل پر لات و منات کے روپ میں قبضہ کرلیا ہے۔

یہ سب اللہ تعالےٰ کے تکوینی قانون کے ماتحت ہوا۔ کیونکہ خود انسانوں نے اللہ تعالےٰ کے دوسرے قانون۔ قانون شریعت کو چھوڑ کر اس کا دامن پکڑ لیا۔ ضرور تھا کہ اس کا نتیجہ وہی نکلتا۔ جو قدرتاً اس کا نکلنا چاہیئے تھا۔ جب ایک خطہ میں گرمی بڑھ جاتی ہے۔ تو ہوا پھیل کر ہلکی ہو جاتی ہے۔ اور کشش زمین اس پر قابو نہیں رکھ سکتی۔ اس لئے وہ فضا میں بلندی کی طرف چڑھتی ہے۔ یا یوں سمجھ لیجیئے۔ کہ کرہ ہوائی کے بیرونی کناروں کی طرف پھیل جاتی ہے۔ زمین کے قریب دباؤ کم ہوجانے کی وجہ سے اس خطہ کی طرف سے جہاں دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ خلاء کو پُر کرنے کے لئے ہوائیں دوڑتی ہیں۔ اور آندھی جھکڑ اور طوفان کی صورت میں نمودار ہوتی ہیں۔ الحاد کی وجہ سے جب دولتمند طبقہ میں عیاشیوں بدکرداریوں۔ خود پرستیوں کی گرمی تیز ہوئی۔ تو ضرور تھا۔ کہ خلا پیدا ہوتا۔ دباؤ کم ہوتا۔ اور اس طبقہ سے جہاں دباؤ زیادہ تھا۔ آندھی چلتی جھکڑ آتے اور طوفان اٹھتے۔

اب ذرا پھر پیچھے چلیئے۔ یورپ میں حقیقی مذہب تو عیسائیت ہی نے فنا کردیا تھا۔ مگر جب خود عقلیت سے شکست کھا کر قتل ہوگیا۔ تو اس نے نیا جنم دھار لیا۔ اور عقلیت سے عیاشیوں بدکرداریوں اور خود پرستیوں کی سطح پر صلح کرلی۔ ادھر چھٹی صدی عیسوی میں مرکز عالم جہاں مشرق و مغرب ملتے ہیں۔ اور جہاں شمال و جنوب بغلگیر ہوتے ہیں۔ عرب کی مایہ ناز وادی بطحا میں اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر براہ راست زندگی کا آخری لائحہ عمل قرآن کریم کی صورت میں نازل فرما دیا۔ اور عربوں کے سرگرم مزاج کی نسبت سے اس الٰہی دین نے صرف چھتیس سال میں تمام معلومہ دنیا پر اپنا اثر جما لیا۔ لیکن لامذہبی اور غلط مذاہب کے متحدہ محاذ کا مقابلہ کوئی آسان نہیں تھا۔ جنگ جاری رہی۔ اور جاری چلی آرہی ہے۔ اس میں بہت کچھ حریف زخمی ہوا۔ تو بہت کچھ اسلام کو خود زخمی ہونا پڑا۔ یورپ میں عقلیت نے اور مشرق میں ملائیت اور پیر پرستی نے اس جنگ کے نتائج میں انتہائی صورتیں اختیار کرلیں۔ البتہ مغرب میں عقلیت نے توہم پرستی کو حقیقی دین کے قریب کرنے کی کوشش کی۔ تو مشرق میں ملائیت اور پیر پرستی پر اللہ تعالےٰ کے فرستادہ نیک بندوں نے اسلام کا رنگ قائم رکھا۔ لیکن مغرب تو عقلیت میں بڑھتا چلا گیا۔ اور اس نے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ سرمایہ داری کے ردعمل میں اشتراکیت کو پیدا کیا۔ مشرق میں دین۔ پیر پرستی اور ملائیت کے دوہرے بار کے نیچے دبتا چلا گیا اور یہاں مذہب کی تقریباً وہی صورت پیدا ہوگئی۔ جو ازمنہ وسطیٰ میں یورپ میں غلط عیسائیت کی وجہ سے یا یہودیت کی رومیوں کے دور میں ہوچکی تھی۔

جب مشرق کا ستارۂ اقتدار غروب ہوتا گیا۔ تو مغرب کی عقلیت کا چراغ روز بروز زیادہ سے زیادہ چمکتا گیا۔ اور اسکی شعاعیں مشرق میں بھی پہنچنے لگیں۔ اور اب تو یہاں بھی عقلیت کا ہی حقیقت پٹا (؟) چھایا ہوا ہے۔

اس عرصہ میں اسلام کا آفتاب جو ہمیشہ نصف النہار پر رہا ہے۔ ان تاریکیوں میں چھپا رہا ہے گو وہ اب ان تاریکیوں کے بادلوں کو چیرنے میں مصروف ہے۔ مگر چونکہ تاریکیوں کے بادل بالکل چھٹنے میں ابھی کافی دیر ہے۔ یہاں نہ تو عقلیت پرست طبقہ اور نہ توہم پرست طبقہ اس سے واقف ہے۔ اور چونکہ اشتراکیت عقلیت کی سطح پر ہی سرمایہ داری کا ردعمل ہے۔ اور چونکہ توہم پرستوں نے عیاشیوں بدکرداریوں اور خود پرستیوں کی سطح پر ہی عقلیت سے سمجھوتہ کر رکھا ہے۔ جس عقلیت نے سرمایہ داری کے روپ میں خروج کیا۔ اس لیے اشتراکی ردعمل سے متاثر طبقہ حقیقی اسلام کو بھی توہم پرستیوں کے ساتھ ایک ہی لاٹھی سے ہانک دینا چاہتا ہے۔ اور قرآن کریم کی پاک آیات میں الحادی اشتراکیت کے معنی بھرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ حقیقی اسلام کو موجودہ سرمایہ داری سے نہ کوئی تعلق ہے نہ واسطہ۔ (باقی)

چند گذارشات

امسال جلسہ سالانہ ربوہ پر تشریف لانے والے احباب کی خدمت میں تاکیداً عرض ہے کہ:-

(۱) اپنے جملہ اس سامان پر جو ساتھ ربوہ لانا مطلوب ہو پہلے سے اپنا تفصیلی ایڈریس درج فرمائیں تا سامان گم ہونے کا احتمال نہ رہے نیز اپنے اپنے کم سن بچوں کے بازوؤں پر جلی حروف میں ان کا تفصیلی ایڈریس درج فرمائیں۔

(۲) جملہ احباب اسٹیشن روانگی سے ربوہ کیلئے ٹکٹیں خریدیں۔ اگر کسی دوست کو باوجود اصرار کے سٹیشن روانگی سے ربوہ کیلئے ٹکٹ نہ ملے تو ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ اور ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر ریلوے لاہور کو حوالہ ٹکٹ سے جو چنیوٹ یا کسی دوسرے اسٹیشن کیلئے مجبوراً خریدا گیا ہو مطلع کریں

(۳) ربوہ سٹیشن پر گاڑی سے اترتے وقت سامان صرف منظور شدہ از ناظم استقبال بار ریلوے قلیوں سے ہی اٹھوائیں۔

(۴) اسٹیشن ربوہ پر جملہ گاڑیاں بفضل تعالےٰ کافی دیر تک ٹھیرا کریں گی لہذا گاڑی سے اترتے یا سوار ہوتے وقت بے جا بے صبری۔ گھبراہٹ اور بدنظمی کا معیوب مظاہرہ نہ دکھلائیں۔ بلکہ اپنی شان کے شایاں تنظیم۔ ضبط اور اخلاق کا نمونہ پیش فرمائیں۔

(۵) اسٹیشن ربوہ کی بہبودی کی خاطر ٹکٹیں عملہ ریلوے یا کارکنان نظامت استقبال کو بہرحال سٹیشن پر دیکر جائیں۔ اور مقررہ گیٹوں اور راستوں کے ذریعہ سے باہر تشریف لے جائیں۔

(۶) اپنی اپنی فرودگاہوں سے متعلق جملہ معلومات دفتر استقبال متعینہ اسٹیشن ربوہ سے حاصل کریں۔

(۷) اگر کسی دوست کا سامان خدانخواستہ گم ہو جائے۔ یا اسٹیشن ربوہ پر اترنے کی بجائے غلطی سے آگے چلا جائے تو اس سے متعلق فوری اطلاع دفتر ناظم استقبال میں دیں۔

ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ

شکریہ احباب

میرے خاوند اخوند محمد اکبر خانصاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات پر اور بیماری کے ایام میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب و دیگر بزرگان اور احباب نے دعاؤں سے ہماری مدد فرمائی ہے۔ میں تمام احباب کی شکر گذار ہوں اور اپنے اور اپنے بچوں کی دینی و دنیوی ترقی اور ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں

والدہ اخوند فیاض احمد مکان نمبر ۲۹ گلی والہ حرم دروازہ ملتان شہر

درخواست ہائے دعاء

(۱) منشی محبوب عالم صاحب مالک راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ آج کل بہت سخت بیمار ہیں۔ (۲) شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس حال گوجرانوالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ بعارضہ فالج و دمہ سخت بیمار ہیں۔ (۳) حضرت مولنا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے ہیں، ضعف قلب کی وجہ سے سخت بیمار رہیں۔ (۴) مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ شام و لبنان دمشق سے عازم پاکستان ہو چکے ہیں۔ (۵) قریشی مسعود احمد صاحب جو ان دنوں رائل پاکستان ائر فورس کے زیر انتظام لندن میں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ ان کا قریب میں امتحان ہونے والا ہے۔ (۶) محمد یونس صاحب ٹھیکیدار کی اہلیہ صاحبہ کئی ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ (۷) محمد شفیع صاحب کانپوری بیمار رہیں۔ اور بعض مشکلات میں بھی گرفتار ہیں۔ (۸) نصیر احمد خان صاحب نمبردار خانپور ریاست بہاولپور کی بڑی لڑکی ڈبل نمونیہ سے سخت بیمار رہے۔ (۹) بابو عبد الرحمن صاحب ایم۔ اے کی اہلیہ صاحبہ چھ سات روز سے شدید بیمار رہیں۔ (۱۰) محمد حیات صاحب چودھری ہیڈ کوم پراڈکشن سپروائزر ڈیپارٹمنٹ آف انڈسٹریز سندھ کراچی کا تین سالہ لڑکا شمیم احمد چھ ماہ سے بیمار ہے۔ ٹانگیں کمزور ہوگئی ہیں۔ اور کمر ٹیڑھی ہو رہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

"تجھے تجھ سے ہم اے خدا مانگتے ہیں"

(از مکرم ڈاکٹر عبید اللہ صاحب (ہومیو پیتھ) لاہور)

اے سب ہی قسم کی تمام و کمال حمد و صفت والے یکتا و تنہا معبود۔ غایت مقصود۔ حقیقی مطلوب اصلی معشوق۔ جمیع اسمائے حسنہ کے سزاوار۔ واحد و صمد الٰہ۔ اے ہر ایک قطرہ کے پیدا کرنے والے۔ ہر ایک ذرہ کو خلعت وجود بخشنے والے۔ پھر عالم کی ہر شے کو عام اس سے کہ وہ مناظر و مرایا میں سے چھوٹی سے چھوٹی ہو۔ یا تصور انسانی میں بڑی سے بڑی ہو۔ اس کے دائرہ اور ماحول میں تدریجاً ترقی پر ترقی دے کر اس کے کمال تک پہنچانے میں اس کی ہر طرح کی ربوبیت کرنے والے اے بے انتہا کرم کرنے والے بلا معاوضہ بلکہ بلا مطالبہ ہر ضرورت و حاجت کے بہترین سامان مہیا فرمانے والے۔ اور اس کے آگے ہر ایک محنت و مشقت۔ کوشش و ریاضت کرنے والے کو بار بار اور پھر زیادہ سے زیادہ اور وہ بھی بہترین سے بہترین بخشش کرنے والے۔ اے کہ تو ہر قسم کے اعمال و افعال پر ہر وقت جائزہ و پڑتال کر کے ہر ایک کی جزاء و سزا مرتب ہونے کے احکام نافذ فرمانے کے واحد و یگانہ مالک۔ اے عالم کون و مکان کی کاخ اور اس کی ہر شاخ سے یہ آواز پیدا کرنے والے۔ کہ ضرور ضرور اس بے انتہا کائنات کا کوئی بانی ہے۔ اور وہ ہے بھی بس ایک ہی بنا ساز نہ تیرا کوئی شریک ہے نہ انباز۔ نہ کوئی تیرے کسی کام میں دخیل ہے۔ نہ ہم راز۔ نہ وزیر ہے۔ نہ مشیر۔ اس عالم موجودات کا تو ہی طرح انداز ہے۔ سب ہی جہان سے برتر اور ممتاز ہے۔ تو واحد لاشریک حی و قدیر ہے۔ لم یزل لایزال فرد و بصیر ہے۔ تو دنیا جہان کا کارساز ہے۔ اور پاک ہے اور قدیم ہے۔ تو خالق ہے رازق ہے۔ کریم ہے۔ رحیم ہے۔ تو ہی راہنما ہے۔ اور دین کے راستہ کا معلم۔ سب ہی قسم کی ہدایت کا تو ہی بخشنے والا اور یقین بخش علموں کا سکھلانے والا ہے۔ ہر قسم کے کمال کی سب ہی طرح کے صفات سے متصف اور اہل و عیال کی سب ضرورتوں سے پاک اور ہر ایک حاجت سے بری۔ ہر حال میں تیرا ایک ہی حال ہے۔ فنا یا زوال کو تیری درگاہ میں کوئی راہ نہیں۔ کوئی چیز تیرے حکم سے باہر نہیں۔ نہ کوئی چیز تیری مثل ہے۔ نہ مانند۔ نہیں کہہ سکتے کہ تو دنیا کی چیزوں کے نزدیک و قریب ہے۔ یعنی ان میں حلول شدہ ہے اور نہ ہی یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ تو ہم سے دور ہے۔ اگرچہ تیری ذات اعلیٰ و ارفع ہے۔ تو بھی حال یہ ہے۔ کہ کوئی بھی تیرے نیچے دوسرا نہیں۔ غرض جو کچھ بھی فہم عقل اور قیاس میں آسکتا ہے۔

تیری ذات پاک ایسے سب وساوس و اوہام سے بہتر و برتر ہے۔ تیری ذات میں کسی طرح کی چون و چرا نہیں۔ تیری کوئی حد و لبث نہیں۔ تیرے وجود میں تو ہی موجود ہے۔ اور کوئی نہ ذات میں شریک ہے۔ نہ صفات میں۔ تیری قدرت کے ہاتھوں سب ہی پیدا شدہ ہیں۔ اور یہ سب قسم کی کثرت سے تیری وحدت پر گواہ ہیں۔ اگر خلق و جہاں میں کوئی بھی شریک ہوتا۔ تو سب کچھ زیر و زبر درہم و برہم ہو جاتا۔ خاکی و خاک نشین کے جو کچھ وصف و اوصاف ہیں۔ تیری ذات پاک ان سب سے منزہ ہے۔ تو نے ہر شے و قانون پر قانونِ قدرت کی پابندی عائد کی ہوئی ہے اور تیری ذات کے لئے کسی قسم کی کوئی قید و بند نہیں۔ جس طرح آدم زاد اپنی حرص و آز میں مبتلا ہیں۔ اسی طرح سورج و چاند بھی اپنی اپنی سیرگاہ و مفر کے پابند ہیں۔ چاند کی یہ مجال نہیں۔ کہ دن کے وقت سورج کی طرح چمک سکے۔ نہ ہی سورج کو یہ چارہ دیا را ہے کہ رات کے سمے چہرہ دکھلا سکے۔ پانی کو نشیب کی راہ اختیار کرنے پر پابند کر دیا ہے۔ اور آگ بھی ویسے ہی مجبور ہے۔ کہ ہر شے کو بھسم کر ڈالے۔ خواہ کوئی کتنی بھی اسکی پرستش و پوجا کرے۔ آگ کی سوزش۔ حدت یا حرارت کچھ بھی کم نہیں ہو سکتی۔ تو نے درختوں کے پاؤں زمین میں گاڑ رکھے ہیں۔ ان کی جڑیں ان کے لئے سلاسل و زنجیریں بنا رہی ہیں۔ یہ سب کچھ تیری ہی ایک ذات سے وابستہ ہیں۔ اور تیرے وجود کے دلائل و آیات ہیں۔ اے خلق و عالمیان کے خداوند۔ خلق و عالم تیری قدرت پر حیران ہیں۔ تیری شان تیری شوکت کس قدر پر رعب ہے۔ تیری صنعت اور تیری کاریگری کیسی عجیب و پُر بہار ہے۔

گُن اور بڑائی شروع ہی سے شایانِ کبریائی ہیں۔ اور اس باب میں نہ کوئی شریک ہے نہ ساجھی تو واحد و احد ہے۔ بے نظیر و قدیم ہے۔ ہر طرح کی اصل و فرع سے یک دم فارغ ہے۔ دونوں جہانوں میں تیری کوئی مثل و نظیر نہیں۔ ہر دو عالم کا تو ہی واحد و قہار خدا ہے۔ ہر چیز پر تیرا زور غالب ہے۔ سب چیزیں تیرے مقابل ہیچ محض ہیں۔ ہر عقلمند اور باہوش تیری بارگاہ میں خائف و ہراساں ہے۔ اور جو جتنا زیادہ واقف و عارف ہے۔ اتنا ہی زیادہ ترساں ہے۔ ہر کوئی پناہ کے مقام اور سایۂ مکان کی تلاش میں ہے۔ لیکن تو سب ہی کی جائے پناہ ہے ہر کام میں تیری یاد کلید و مفتاح ہے۔ ہر شکستہ حال و خستہ دل کی تو ہی ڈھارس ہے۔ جو کوئی بھی نیازمندانہ زاری کرے۔ وہ اپنے گم شدہ بخت و نصیب کو پالیتا ہے۔ تیری درگاہ ایسی تلطف سے پُر ہے۔ کہ طالبوں کو کبھی فراموش نہیں کرتی۔ کوئی بھی تیری راہ میں کبھی نقصان و خسارہ میں نہیں رہا۔ تیری ذات کے ساتھ اگر کوئی تعلق پیدا کرتا ہے۔ تو دوسرے کسی در پر نگاہ نہیں رکھتا۔ جو کوئی اپنے کام کو تیرے سپرد کر لیتا ہے۔ وہ اغیار کی طرف کیوں [illegible] کرے۔ تیری پاک ذات بس ایک یار ہے۔ جیسے دن ایک ہے جان ایک ہے۔ ایسے ہی نگار شوق بھی ایک ہی ہے۔ جو کوئی اندرخانہ تجھ سے پیوند تعلق کرتا ہے۔ تیری رحمت اسے آشکارہ کر کے نوازتی اور پرورش کرتی ہے۔ جو کوئی تیرے دروازہ پر سچائی اور خلوص سے حاضر ہوتا ہے۔ اس کے در و دیوار سے نور برستا ہے۔ جس نے تیری راہ اختیار کی۔ وہ کامیاب و بامراد ہو گیا۔ اس کے ہر کام میں امید بڑھی اور بڑھی۔ جس نے تیری راہ ڈھونڈی۔ پالی۔ جو سرکش ہوا۔ سرگردان و بے فیضان رہا۔ جو بھی تیرے قرب کے سایہ سے دور ہوا۔ جس جگہ بھی گیا۔ ذلیل و خوار رہا۔ کیوں کہ ؎

زاہد ہے کہ عابد ہے برہمن ہے کہ ہے شیخ
دیکھا جسے تیرا ہی طلبگار ہے یارب

بلکہ اس سے وسیع و فسیح ہے۔ کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ؎

چشم مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

میدانِ فصاحت کے ماہر۔ قلزم بلاغت کے شناور اور بحرِ طلاقت کے مشاق یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ؎

لال است در دہانِ بلاغت زبانِ وصف

تو پھر جسے کچھ بھی پتہ نہ ہو اسکی زبانِ قلم جو اگر کچھ نکل سکتا ہے تو صرف یہ کہ ؎

سخن شناس نیم تنگی دلم ... مرا چہ تاب کہ قول و کلام پیش کنم

عارفانِ باخبر۔ سالکانِ حقیقت آگاہ اور صاحبدلانِ دور بیں و رہروانِ منازلِ علم و یقین کا متفقہ بیان اور متحدہ خیال۔ بلکہ ایقان و مذہب و ایمان ہے۔ کہ ؎

حدِ حسن تو بہ ادراک نہ شائد دانست
وین سخن نیز باندازہ ادراک من است

غرض بے لب طاو کم بضاعت۔ علم سے خالی اور عقل سے کورا کیا تیری تعریف و توصیف کر سکتا ہے ؎

تری حمد کر سکے تیرا وصف میں بیاں
مالک! میرا یہ منہ نہیں میری نہیں زباں

ہاں اس سے وراء الوراء تیرا مہدی (علیہ و علیٰ مطاعہ الصلوٰۃ والسلام) تیرے حضور عرض کرتا ہے۔ ؎

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

الغرضہ عرض ہے۔ تو یہ تمنا ہے تو یہ۔ غرض ہے تو یہ۔ دعا ہے تو یہ۔ ؎

دے اپنی حضوری کا شرف اپنے کرم سے
درکار ہے کچھ تو یہی درکار ہے یارب

ہاں ہاں امام الزماں۔ ماموردوراں۔ مقتدائے جہاں کی زبان میں عرض ہے۔ ؎

اے خداوندِ من گناہم بخش
سوئے درگاہِ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم
پاک کن از گناہِ پنہانم
دلستانی و دلربائی کن
بہ نگاہے گرہ کشائی کن
در دو عالم مرا عزیز توئی
وآنچہ مے خواہم از تو نیز توئی

اخبار قادیان

(۱) برادرم چودھری محمد شریف صاحب گجراتی درویش کو ۲ر نومبر کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا پہلا بچہ عطا کیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیز کا نام محمد حمید تجویز فرمایا ہے۔ (۲) برادرم محمد اسحاق صاحب درویش اور میاں عبدالکریم صاحب ننگلی کو قادیان سے درویشوں نے دعا اور حسب توفیق مالی اعانت کے ساتھ الوداع کیا۔ ۲۵ر نومبر کو بمقام کرنال ضلع مین پوری ان کا نکاح بعوض پانصد روپیہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب امیر جماعت دہلی و انچارج مبلغ صوبہ یو۔پی نے محترمہ تعظیم بیگم صاحبہ بنت مکرم قاضی ہمایوں بخت صاحب عباسی کے ہمراہ پڑھا۔ اور اگلے روز رخصتانہ عمل میں آیا۔ یہی چوتھا رشتہ عباسی خاندان میں ہے۔ جس کا ذکر خاکسار کی طرف سے ۹ ۱۲/۵۱ کے پرچہ میں آچکا ہے۔ (۳) بہشتی مقبرہ کی چاردیواری کی تعمیر کے لئے دنیا بھر کے احمدیوں سے چندہ کی اپیل کی گئی تھی۔ عرصہ سے اسکی تعمیر کا انتظام کیا جا رہا تھا۔ بعض مخالفین کی مخالفت ناکام رہی۔ اور ہمیں اسکی تعمیر کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ ۳۰ر نومبر کو بعد از جمعہ مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اسکی جنوبی دیوار کی بنیاد تین اینٹوں سے رکھی اور ان کے بعد علی الترتیب مکرم بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی (صحابی) و مکرم میاں محمد دین صاحب (صحابی) سابق امیر جماعت تہال نے دو اور ایک اینٹوں سے بنیاد رکھی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب مقامی نے درویشوں سمیت دعا فرمائی۔ بوقت تحریر یہ دیوار مکمل ہو چکی ہے۔ اور جلسہ سے قبل فی الحال ایک ہی دیوار تعمیر ہوئی ہے۔ (۴) مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش کارکن نظارت امور عامہ کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ۱۱ر ماہ حال کو بوقت ۳ بجے دن لڑکا عنایت فرمایا۔ مستقل رہائش کے لئے آنے والی فیملیوں میں برادر موصوف کی فیملی سب سے پہلے یعنی ۲۷ر فروری ۱۹۵۱ء کو قادیان آئی تھی۔ احباب سب کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (۵) حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی تین روز سے انفلوانزا [illegible] ہیں۔ احباب دعا کی درخواست [illegible] (مصلح الدین [illegible] قادیان)

حسرت انجام فرعون!

(از مکرم ممتاز صحرائی صاحب ادیب فاضل)

قدیم مصری تہذیب اور تمدن کا تذکرہ تاریخ عالم کا ایک بہت ہی دلچسپ باب شمار ہوتا ہے خصوصاً اس دور کی وہ باتیں جن کا تعلق مذہبی سیاست کے ساتھ قائم ہے۔ وہ تو ہمارے لئے ذہنی آسودگی کا بہت بڑا سرمایہ ہیں۔ قدیم مصر کی ایک عظیم الشان شخصیت توتنخ آمون کی داستان بڑی عجیب ہے جو لازوال شہرت رکھتی ہے اور اس داستان کو بڑے ذوق و شوق کے ساتھ پڑھا جاتا ہے یہ داستان بے شمار سرکش قوموں اور مزعومہ قوت کے بل پر ناتوانوں کو تاراج کرنے کا گمان رکھنے والے غلط اندیش لوگوں کے لئے ۔۔۔۔۔۔ تا ابد عبرت ہی رہے گی

فرعون مصر توتنخ آمون کی لاش جب سے آثار قدیمہ برآمد کی گئی تھی آثار قدیمہ کے ساتھ دلچسپی رکھنے والے بہت سے یورپین محققین کی مدت سے یہ خواہش تھی کہ اس کی لاش ان کے ہاتھ آجائے اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے بہت جستجو اور تحقیق سے کام لیا گیا۔ کافی عرصہ تک لاش تو ہاتھ نہ آئی۔ البتہ مصر کی قدیم تہذیب و تمدن کے ساتھ تعلق رکھنے والے اور بے شمار عجائبات منصۂ شہود پہ آگئے اس لاش کے برآمد ہونے میں اتنی دیر لگ گئی کہ بہت سے ماہرین آثار قدیمہ اس خواہش کی تکمیل سے مایوس ہو گئے۔ لیکن محققین کی جماعت کے ایک ممبر ہوورڈ کارٹر نے امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور اس نے بدستور اس کام کو جاری رکھا۔ انگلستان کے ایک بہت بڑے سرمایہ دار لارڈ کرنارون انکی حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔ کارٹر نے اپنے ساتھیوں سمیت وادی نیل میں ایک عرصہ سے کھدائی کا کام شروع کر رکھا تھا۔ اسے بھی اپنے دوسرے شکست خوردہ ساتھیوں کی طرح قدیم مصری تہذیب کے بے شمار عجائبات حاصل ہوئے آخر ان کا استقلال رنگ لایا۔ ایک دن ان لوگوں کو پتھر کی ایک چٹان دستیاب ہوئی جس پہ پتھر کو کھود کر زینے بنائے گئے تھے۔ جب ان زینوں کو جو تعداد میں بارہ تھے صاف کیا گیا تو آخری زینہ کے پاس ایک سنگین دیوار نکل آئی۔ اس دیوار میں ایک دروازہ نظر آیا جسے بند کر کے اس پہ پلستر کر دیا گیا تھا اور اس پتھر پہ مہروں کے نشانات موجود تھے۔ جب کارٹر نے اپنی نگرانی میں اس دروازہ کو تڑوایا تو سامنے ایک تہ خانہ دکھائی دیا۔ کارٹر اپنے ساتھی لارڈ کرنارون کو لے کر اس تہ خانہ کے اندر چلا گیا جب یہ لوگ اندر داخل ہوئے تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا تھا۔ کیونکہ یہ تہ خانہ دراصل فرعون مصر توتنخ آمون کا مقبرہ تھا جسے وہ اور ان کے بیشمار ساتھی مدت سے تلاش کر رہے تھے۔

اس تہ خانے کے دو کمرے تھے۔ ایک کمرے میں بہت اعلیٰ قسم کا اس زمانے کی طرز کا فرنیچر زیورات اور دوسری بے شمار قسم کی اشیاء قرینے سے سجائی گئی تھیں جن میں تخت شاہی۔ کرسیاں رنگین تصاویر۔ شاندار پردے۔ قیمتی دھاتوں کے منقش ظروف شامل تھے اور اس کے علاوہ پتھر کے کتبے۔ دھات کی تختیاں بھی رکھی تھیں۔ ان پہ اس زمانے کے رسم الخط میں ایسی باتیں لکھی تھیں جن کے پڑھنے سے اس زمانہ کے سیاسی حالات پہ کافی روشنی پڑتی تھی نیز فرعون مصر کی اپنی زندگی کے متعلق بھی بہت سی باتیں درج تھیں جو ہمیں کسی اور ذریعے سے نہ معلوم ہو سکتی تھیں۔ بعض تصاویر ایسی تھیں جن سے اس کی روزانہ زندگی کے مشاغل ظاہر ہوتے تھے۔ مثلاً ایک تصویر میں فرعون کی شکار کی طرف روانگی کا منظر دکھایا گیا تھا۔ ایک دوسری تصویر میں فرعون کی بیوی اس کے بالوں کو سنوار رہی تھی۔

یہ سب کچھ ایک کمرے میں تھا۔ دوسرے کمرے میں فرعون کا تابوت رکھا تھا اور کوئی قابل ذکر چیز نہ تھی۔ بجز اس کے کہ اس کمرے کی سنگین دیواروں پہ توتنخ آمون کے منظور نظر دیوتاؤں کی مورتیاں ابھری ہوئی تھیں۔

کہتے ہیں ان لوگوں کو فرعون مصر کا تابوت اٹھوا کر کہیں لے جانے میں ایک عجیب و غریب دقت کا سامنا کرنا پڑا تھا یعنے جب قدیم زمانہ کی تحریرو پڑھنے والے ماہرین کی مدد سے اس تابوت کے متعلق یہ بات معلوم ہوئی کہ اس پہ لکھا ہے کہ :۔

" جو شخص میرے تابوت کو ہاتھ لگائے گا تو وہ چھ ماہ کے اندر فوت ہو جائے گا "

تو یہ بات سننے والے لوگوں کے دلوں پہ اتنی ہیبت طاری ہوئی کہ کوئی شخص اسے اٹھانے کیلئے ہاتھ لگانے پہ تیار نہ ہوتا تھا۔ آخر بحث تمحیص اور خوف کی بناء پر جب کارٹر نے بعض لوگوں سے یہ تابوت اٹھوایا تو یہ عجیب بات ہے کہ فی الواقع وہ لوگ جنہوں نے اس تابوت کو ادھر ادھر اٹھا کر رکھا پورے چھ ماہ کے بعد ان کی موت واقع ہو گئی۔ آخر سائنٹیفک ذرائع سے اس واقعہ کی ندرت کو پرکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس تابوت کی سطح پہ ایک خاص قسم کا زہر لگا ہوا تھا جسے چھونے پہ چھ ماہ تک اس کا مہلک اثر کام کرتا رہتا تھا اور بالآخر چھونے والے کی موت واقع ہو جاتی تھی۔

قدیم شاہان مصر کی ہزاروں سال کے بعد کچھ اور لاشیں بھی برآمد ہو چکی ہیں جن پہ قدامت زمانہ کا کچھ اثر نہیں اور فرعون مصر کے تابوت والے زہر کے عجیب و غریب واقعہ کے علاوہ اور بھی بہت سی ایسی حیران کن باتیں موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے کے لوگ کیمسٹری کے متعلق کس طرح درجہ کمالات کو پہنچ چکے تھے جس پہ بعض حلقوں نے زیادہ حیران ہو کر انہیں جادوگر گردان لیا تھا۔

فرعون مصر کے زمانے میں مذہبی اور اخلاقی لحاظ سے ایسی بدتر قسم کی گمراہی موجود تھی جیسے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہسرو ایران عرب کے یہاں موجود تھی۔ جس طرح یہاں ہر سو بت پرستی کا دور دورہ تھا۔ لوگوں کے ذہن سے خدا کا تصور اٹھ چکا تھا۔ اور انہوں نے بہت سے بتوں کو الگ الگ خصوصیات کے ساتھ قاضی الحاجات سمجھ رکھا تھا۔ اور ہر قبیلہ نے بعض خاص بت بھی بنا رکھے تھے۔ اسی طرح توتنخ آمون کے عہد میں بعثت موسیٰؑ کے قریب اہل مصر کی بھی یہی حالت تھی۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت بت پرستی کی مختصر کیفیت یہ تھی کہ یہاں انسان کی شکل کا ایک ہبل تھا۔ جو عظمت کے لحاظ سے بہت بڑا بت شمار ہوتا تھا اور مینہ برسانے کا کام اسی کا کرم سمجھا جاتا تھا۔ سواع نامی بت عورت کی شکل کا تھا اور قبیلہ بنی مذحج کا ملجاء و ماویٰ بت تھا۔ یغوث شیر کی شکل کا بت تھا۔ بنی مراد اس کی پرستش کرتے تھے۔ دوار نوجوان عورتوں کا بت تھا جس کے گرد وہ طواف کر کے اظہار عقیدت کرتی تھیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی مورت بنا کر بھی خانہ کعبہ میں رکھی گئی تھی جس کے ہاتھ میں استخارہ کے تیر تھے اور حضرت مریمؑ کی مورت بنا کر حضرت عیسےٰؑ کو ان کی گود میں بٹھایا گیا تھا ان بتوں کو یہ لوگ پوج کر دونوں جہان کی سرخروئی حاصل کرتے تھے۔ لیکن معبود حقیقی کی طرف ان کا ذہن منتقل نہیں ہوتا تھا۔ اسی تطابق حالات کی رو سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔ یہی کیفیت فرعون مصر کے عہد میں اہل مصر کے یہاں موجود تھی جو حضرت موسےٰؑ کو پیش آئی۔ اس عہد میں منفات فتا۔ مات وغیرہ دیوی دیوتاؤں کے بہت سے ایسے بت تھے جن کو مصر میں ہر طبقہ کے لوگ پوجتے تھے اور بعض ایسے بت تھے جو بعض خصوصیات کے علمبردار تھے۔ مثلاً اوزیرس عالم آخرت کا بت تھا سیہ اورت آسمان کا۔ کنمو مجسم بنانے کا۔ ابزیز روح بخشنے والی دیوی۔ توت عمر کی مقدار مقرر کرنے والا۔ ہوراس درد و غم کو دور کرنے والا۔ جانور رزق دینے والا جس کی شکل گائے سے ملتی تھی

یہ سب بت بڑے اخلاص کے ساتھ پوجے جاتے تھے۔ لیکن ان سب میں سے آتون اور آمون دیوتا کے بتوں کے پجاریوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی اور پھر ان میں سے آمون دیوتا کے معتقدین کی تعداد زیادہ تھی اور آتون کی پرستش کرنے والوں کی کم تھی۔ لیکن جب اخن آتون جو توتنخ آمون فرعون مصر کا خسر تھا تخت پہ بیٹھا تو اس نے اپنے آپ کو آتون دیوتا کا مظہر قرار دے کر اعلان کر دیا کہ آئندہ آمون دیوتا کی پوجا نہ کی جائے گی بلکہ آتون سے عقیدت رکھی جائے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اگرچہ لوگ بظاہر آتون دیوتا کے بت کی طرف رجوع کرنے لگے تھے۔ لیکن ان کے دل اپنے پہلے معبود کی عقیدت سے بھرے ہوئے تھے اور وہ اس جبر سے نجات حاصل کرنے کے لئے کسی دوسرے انقلاب کے برپا ہونے کا انتظار کرنے لگے جس سے انہیں آتون کی پرستش کو چھوڑ کر آمون دیوتا کی عقیدت کے گیت گانے کا موقع ملتا۔

اخن آتون کے اس مذہبی جبر کو دیکھ کر اہل مصر کے دل اس کی نفرت سے لبریز ہو گئے۔ دربار کے حلقوں میں اس کے خلاف سازشوں کا جال بچھ گیا جس کے اثرات ملک کے دوسرے حصوں تک پہنچ رہے تھے اور لوگوں کی زندگی بے کیف سی ہو رہی تھی۔ آخر ایک وقت آیا لوگوں کے انتظار کی گھڑیاں بیت گئیں اخن آتون کو موت کے ہاتھ نے پکڑ کر ان لوگوں سے الگ کر دیا اور ان کو آزادی کی خوشگوار زندگی نصیب ہو گئی

اخن آتون کی موت کے بعد اس زمانے کے دستور کے مطابق اس کا داماد توتنخ آمون تخت شاہی پہ بیٹھا۔ یہ آمون دیوتا کا معتقد تھا۔ تخت شاہی حاصل ہونے پہ فوراً اس نے اپنے آپ کو آمون دیوتا کا اوتار ہونے کا اعلان کر دیا۔

اور آئندہ کیلئے آمون دیوتا کی پرستش کا اعلان کر دیا اس اعلان کو سن کر اہل مصر کے دلوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے اس پہ خوشی کا تہوار منایا۔

اس کے بعد اگرچہ اہل مصر کا وہ طبقہ جو معبود حقیقی کے وجود سے قطعی طور پہ غافل تھا اور بتوں کی پرستش کی توفیق ہی ان کے پاس نجات اخروی کا سب سے بڑا سامان تھا۔ توتنخ آمون کا ثناخوان اور سلامتی کا طلبگار بن گیا۔ لیکن اس کا کردار کسی ثنا کا حقدار نہ تھا۔ اور وہ سلامتی کی راہ کو چھوڑ کر دور چلا گیا تھا۔ جہاں تباہی اور بربادی نے بھاگ کر اس کا استقبال کیا تھا۔

وہ دنیا کا جلیل القدر بادشاہ ہی نہیں بن گیا تھا۔ وہ مخلوق جہاں کے ایک بہت بڑے طبقہ کا معبود بھی قرار پا گیا تھا۔ وہ دنیا کی ان گنت آرائشوں اور زندگی کی بے شمار آسائشوں کا

(باقی صفحہ ۶ پر)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ متعلقہ جماعت ہائے نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نمبر شمار	نام جماعت	عہدہ	عہدیداران و پتہ
۱	محمد آباد اسٹیٹ سندھ	وائس پریذیڈنٹ	ماسٹر مولا بخش صاحب مدرس محمد آباد اسٹیٹ ٹالی سندھ
	دھیرکے کلاں	پریذیڈنٹ	رحمت خان صاحب
۲	ضلع گجرات	سیکرٹری تبلیغ	چوہدری محمد خان صاحب
		" امور عامہ	مولوی محمد حیات صاحب
		" امین	چوہدری اللہ دتہ صاحب
۳	رام پورہ۔ المعروف بھیڑیا واڑہ	پریذیڈنٹ	مولوی محمد علی صاحب
		سیکرٹری مال	چوہدری منصور احمد صاحب
	P.O ننکانہ ضلع شیخوپورہ	" تبلیغ	" محمد حنیف صاحب
۴	بدین۔ ضلع حیدرآباد (سندھ)	سیکرٹری مال	ملک عبدالرحمٰن صاحب ولد ملک عمر الدین صاحب
۵	دیواسنگھ P.O سردھنے ضلع ملتان	پریذیڈنٹ	محمد عبداللہ صاحب
		سیکرٹری مال	محمد رمضان صاحب
		" تبلیغ	محمد ابراہیم صاحب
		" امور عامہ	محمد امین صاحب
۶	لکھن وال ۱۷/۸ جلال پور جٹاں۔ ضلع گجرات	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	سید گلاب شاہ صاحب بخاری
۷	۲۰۳ گ۔ ب ۵ P.O خاص تحصیل سمندری ضلع لائلپور	پریذیڈنٹ	چوہدری غلام احمد صاحب مہاجر تلونڈی جھنگلاں
		سیکرٹری مال	" منظور احمد صاحب
۸	انجمن احمدیہ ضلع کیمبل پور (ضلع وار نظام)	سیکرٹری مال	ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر ایم۔ بی پرائمری سکول کیمبلپور
		" وصایا	" " " "
		" تحریک جدید	" " " "
		" تبلیغ	پیر فیض احمد صاحب محلہ رشید "
		" امور عامہ " " خارجہ	چوہدری عبدالعزیز خاں صاحب کوٹ فتح خان
		" تعلیم و تربیت	عبدالرحمٰن خان صاحب مکان ۳/۲۷ بلاک B کیمبلپور
۹	ڈیرہ اسمٰعیل خان	سیکرٹری تبلیغ	سید زمان شاہ صاحب
		" مال	محمد صدیق صاحب
۱۰	سرگودھا	سیکرٹری مال	بابو عبدالکریم صاحب
۱۱	کورنگی کریک کراچی	پریذیڈنٹ	شیخ صلاح الدین صاحب
		سیکرٹری مال	ملک محمد حنیف صاحب

(باقی)

حسرت انجام فرعون (بقیہ صفحہ ۵)

خداوند کہلواتا تھا اور نہ جانے کتنی اور بلندیوں کی طرف اس کی طلبگار عظمت روح مائل پرواز تھی ان راہوں پہ —— جو ذلت آمیز ہلاکت کی ازلی ابدی راہیں ہیں اور اس کا انجام بہت ہی عبرتناک ہوا۔ جسے دیکھ کر زمین کی پستیاں اور آسمان کی بلندیاں کانپ اٹھیں۔

کہتے ہیں اس کی ہلاکت کا عہد اس کی امنگوں بھری جوانی کے ایام تھے۔ اس کی جواں سال بیوی نے اس کی تدفین میں شاہی روایات کی بے شمار رسوم کا آغاز کر دیا تھا جن کے خاتمہ کیلئے بہت وقت درکار تھا۔ وہ چاہتی تھی ان رسوم کی ادائیگی کے خاتمہ سے پہلے توتنخ آمون اپنے مقہور خاوند کا جانشین مقرر کرنے میں خود ہی انتخاب سے کام لے جو تخت مصر کا والی ہونے کے علاوہ اس کا مرغوب خاطر خاوند بھی ہوتا۔ اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اس نے حطی قوم کے ایک مشہور و معروف بادشاہ کو خط لکھ کہ درخواست کی کہ وہ مصر کے تاج و تخت کو سنبھالنے کیلئے اپنا ایک جوان فرزند عطا فرمائیے لیکن اس خط و کتابت کا خاطر خواہ نتیجہ نکلنے سے پہلے اہل مصر نے نئے حکمران کا انتخاب کر لیا تھا۔ اور اس طرح توتنخ آمون کی ہمہ گیر نحوست ملکہ کو بھی پامال حسرت بنانے سے باز نہ رہ سکی!

کتنی بڑی مدت کی پرانی بات ہے! —— ہزاروں سال اور بیت جائیں گے لیکن عبرت گیر طبائع کیلئے اس کی تازگی سدا قائم رہے گی!!

نمبر شمار	نام جماعت	عہدہ	عہدیداران و پتہ
۱۲	چک ۲۵ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	پریذیڈنٹ	چوہدری علم الدین صاحب
		سیکرٹری مال	" فتح محمد صاحب
۱۳	چک ۳/۳۸ ڈ.ا کمالیہ ضلع لائل پور	پریذیڈنٹ	میاں محمد صاحب نمبردار
		سیکرٹری مال	" محمد موسےٰ صاحب
		" امور عامہ	چوہدری عمر حیات صاحب
		" تعلیم و تربیت	میاں محمد یوسف صاحب
		" تبلیغ	مولوی محمد یوسف صاحب
		آڈیٹر	چوہدری عمر حیات صاحب
		امام الصلوٰۃ	" " "
۱۴	کلیاں ۔ ڈاکخانہ رضیانوالہ ضلع شیخوپورہ	پریذیڈنٹ	میاں تاج الدین صاحب
	جنگل امام شاہ ڈ.ا	پریذیڈنٹ	چوہدری حبیب الرحمن صاحب
۱۵	سندھیلیانوالہ ضلع لائل پور	سیکرٹری مال	" " "
	پیر محل تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ	پریذیڈنٹ	مہر علم الدین صاحب مہاجر چک ۶۸۱/۲۲ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ
۱۶	ضلع لائل پور	سیکرٹری مال	چوہدری عبدالغنی صاحب راجپوت منڈی پیر محل
	چک ۷۱۵/۲۷۵ گ ب پیر محل	پریذیڈنٹ	چوہدری محمد شفیع صاحب پٹواری
۱۷	ڈ.ا چک ۲۲/۶۷۸		معرفت علی محمد و عبدالحمید آڑھتیاں پیر محل
	تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	سیکرٹری مال	محمد عظیم صاحب
		امام الصلوٰۃ	چوہدری محمد اکرم صاحب
۱۸	کمال ڈیرہ ضلع نواب شاہ سندھ	آڈیٹر	ماسٹر محمد [illegible] صاحب
	گوٹھ ننھے خان	سیکرٹری مال	چوہدری غلام محمد صاحب
۱۹	سندھ	امین	" ننھے خاں صاحب
		محاسب	" ناصر احمد صاحب
		آڈیٹر	" بشیر احمد صاحب
۲۰	خوشاب ۔ ضلع سرگودھا	سیکرٹری امور عامہ	چوہدری محمد حیات صاحب
		آڈیٹر	ملک گل محمد صاحب

(باقی)

آپ کی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال فرمائیں ۔ کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے ۔ جن احباب کی قیمت اخبار ۳۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہی ہے ۔ اگر اُن کی طرف سے قیمت دسمبر کے اندر اندر موصول نہ ہوگی ۔ اُن کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا ۔

کئی احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رقم ادا کرنے کا وعدہ فرما لیتے ہیں ۔ جلسہ کے موقعہ پر اگر انہوں نے رقم ادا نہ کی ۔ اور دفتر میں رقم وصول نہ ہوئی ۔ تو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت درست نہ سمجھی جائے گی ۔

تنقید و تبصرہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مکتوب کا عکس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہر خط ایک قیمتی اور بیش بہا یادگار ہے بلکہ ایک انمول خزانہ ۔ لیکن یہ خط ایک عجیب ایمان پرور نشان اپنے اندر رکھتا ہے ۔ جس کو دیکھ کر ہر احمدی کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے ۔ اور بے اختیار اُس کے منہ سے خدا کی حمد و ثنا نکلنے لگتی ہے ۔ یہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو جب وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے ۔ لکھا تھا اور اس میں تحریر فرمایا تھا کہ محمود (ایدہ اللہ الودود) پڑھائی میں بہت کمزور ہے ۔ آپ اس کی تعلیمی حالت کا خیال رکھیں ۔ خدا کی قدرت ہے ۔ کہ کل کا کمزور محمود آج روحانی علوم کا اُستاد ہے ۔ اور ایک دنیا اس کے چشمہ سے اپنی پیاس بجھانے آ رہی ہے ۔ یہ خط نہایت ہی نفاست سے بلاک میں نہایت اعلیٰ آرٹ پیپر پر چھپا ہے ۔ اور اس قابل ہے ۔ کہ ہر احمدی گھرانے میں یہ چوکھٹے میں آویزاں ہو تا یہ بچے جانیں اور ان کے لئے اس کی زیادتی ایمان کا باعث ہو ۔ مخالف اس کو دیکھ کر اندازہ کر سکیں ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ خدائی

ہندوستان فوج کی تعداد کم نہ کرنے پر مصر رہا۔ ڈاکٹر گراہم کی ناکامی کا سبب

پیرس ۲۲ دسمبر۔ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے تصفیہ کشمیر سے متعلق اپنی مساعی کے سلسلہ میں سلامتی کونسل کو جو رپورٹ پیش کی ہے اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ ریاست سے فوجیں واپس بلانے کے بارے میں اس لئے سمجھوتہ نہیں ہو سکا کہ ہندوستان نے انخلاء افواج کے بعد باقی رہنے والی فوجوں کی تعداد گھٹانے اور ناظم رائے شماری کے باضابطہ تقرر کی تاریخ مقرر کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈاکٹر گراہم نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ آئندہ جولائی کی چند تاریخ تک ریاست سے فوجیں ہٹا لی جائیں۔ اور انخلاء افواج کی میعاد ختم ہوتے ہی ناظم استصواب کا تقرر کر دیا جائے مگر ہندوستان انخلاء کے بعد بھی اپنے مقبوضہ علاقے میں پوری ایک ڈویژن فوج اور کچھ ہزار رضاکار رکھنے پر مصر رہا۔ پاکستان نے ہندوستان کی یہ ہٹ دھرمی دیکھ کر (م)

جلسہ تقسیم اسناد
(بقیہ صفحہ اول)

خطبہ کے آغاز میں آپ نے فرمایا:۔

"موجودہ تہذیب نظریاتی اختلافات کی چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ انسانیت عدل امن اور فراوانی کے راستہ پر چلنے کے لئے رہنمائی سے محروم ہو کر بھٹک رہی ہے اور اسلئے پاکستان کی اسلامی ریاست نے ایک بے مثال موقع فراہم کر رکھا ہے اسلامی جمہوریت ایک ایسی طرز زندگی پیش کرتی ہے جسمیں مادی اور اقتصادی پابندیوں کے بغیر جمہوری زندگی بسر کرنا ممکن ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آیا دنیا کو اس کی موجودہ دشواریوں سے نکالنے کے لئے نظام حکومت یا نظام معاشرت میں کوئی تبدیلی ممکن ہو سکتی ہے۔ وہ قومی نظام زندگی پیش کیا جا سکتا ہے۔ جو مجلس عدل۔ رواداری اور مساوات کے اسلامی اصولوں پر مبنی ہو"

مسلسل کوشش

خطاب جاری رکھتے ہوئے ہز ایکسی لینسی نے فرمایا "موجودہ صورت حال کے مقابلہ کے لئے آپ کے پاس تمام حربے موجود ہیں۔ آپ تمام انسانوں کو ایک خاندان کا رکن تصور کرتے ہیں۔ رنگ نسل۔ ذات اور علاقائی تفریق آپ کو متاثر نہیں کر سکتی۔ آپ میں بہترین وہی ہے جو انسانوں کا رب سے اچھا خادم ہو۔ آپ کے لئے علم ایک مقدس چیز ہے۔ جس کی تلاش میں آپ دنیا کا کونہ کونہ چھان ڈالتے ہیں۔ آپ کے صحیح اور غلط کا معیار حالات سے متاثر نہیں ہوتا خواہ اس میں قوموں کی قسمتیں ہی کیوں نہ بدل جائیں۔ آپ کو علماء کا وہ تاریخی جواب یاد ہو گا۔ جو ہلاکو کے اس سوال کے جواب میں انہوں نے دیا تھا کہ آیا ایک عادل غیر مسلم بادشاہ بہتر ہے یا غیر عادل مسلم بادشاہ۔"

انہوں نے مزید کہا "آپ کا کام مسلسل کوشش کرنا ہے۔ آپ کے پاس مال و متاع۔ ذہن اور علم جو کچھ بھی ہے امانت ہے۔ جس کے استعمال کیلئے آپ جوابدہ ہیں۔ آپ بوڑھے ہیں یا جوان۔ مریض یا تندرست بڑے ہیں یا چھوٹے غریب ہیں یا امیر بہرحال زندگی غیر متعین ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ لمحہ میں کیا ہو جائے گا۔ اخلاقی طور پر جو چیز اچھی نظر آئے۔ اسے پسند کر لیجئے۔ اور جو بری ہو اسے مسترد کر دیجئے تو مستقبل آپ کے لئے اندیشہ ناک نہیں ہو گا۔ اسلئے اس پلیٹ فارم پر کھڑا ہو کر اور اس موقعہ کی اہمیت کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے میں اپنا یہ فرض تصور کرتا ہوں کہ اتحاد و انسانیت کے اس پیغام کی طرف توجہ دلاؤں جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر پیغمبر اسلام نے ہدایت الہٰی کے ماتحت بنی نوع انسان کو امن و آشتی کی منزل پر پہنچانے کیلئے دنیا کو دیا تھا"

ہائی کمشنر نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ وہ اس مقصد کو بہ ہمہ نظر رکھیں جس کے لئے قائداعظم نے پاکستان کے قیام کی جدوجہد کی تھی۔ یعنی ایک ایسی ریاست کا قیام جہاں اسلامی طرز حکومت اور اسلامی طرز زندگی کو رائج کر کے ایک ایسے نظام کی بنا ڈالی جائے۔ جو انسانیت کو تباہی سے بچا سکے۔

انہوں نے طلباء کو تلقین کی کہ ان کا یہ فرض ہے کہ اس مشن کو مکمل کرنے میں وہ قوم کا ہاتھ بٹائیں۔

(استاد)

(م) ڈاکٹر گراہم کو بتایا کہ اگر ہندوستان نے اپنی روش میں تبدیلی نہ کی تو پھر آزاد کشمیر کی افواج بھی برقرار رہیں گی اور اسی طرح گلگت کے سکاؤٹ بھی۔ ڈاکٹر گراہم جن کی نگاہ میں خود زیادہ فوج کی موجودگی غیر معقول تھی۔ ہندوستان کو فوج کی تعداد کم کرنے اور ناظم استصواب کے تقرر کی تاریخ جلد مقرر کرنے پر آمادہ نہ کر سکے۔

"ایران کو تیل فروخت کرنے کا حق نہیں"

لنڈن ۲۲ دسمبر۔ برطانیہ نے ایران کو ایک یادداشت بھیجی ہے جس میں واضح کیا گیا ہے کہ ایران کو تیل فروخت کرنا کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کیونکہ تیل کا معاملہ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت میں پیش ہے۔

ہندوستان پرمٹ دینے پر راضی ہو گیا

لاہور ۲۲ دسمبر۔ حکومت ہندوستان مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان جانے والوں کو اپنے علاقے میں سے گذرنے کے پرمٹ دینے پر رضامند ہو گئی ہے

بھارت پچاس ۵۰ لاکھ ٹن غلہ برآمد کریگا

نئی دہلی ۲۲ دسمبر۔ حکومت ہند کے ابتدائی اندازہ کے مطابق آئندہ سال ہندوستان کو پچاس لاکھ ٹن غلہ باہر سے منگوانا پڑے گا۔